2182 ـ تارک نماز کے احکام

سوال

صحیح احادیث میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ تارک نماز کافر ہے اور اگر ہم حدیث کے ظاہر کو لیں جان بوجھ کر عمدا نماز ترک کرنے والے کو وراثت کے سارے حقوق سے محروم کیا جائیگا، اور ان کے لیے قبرستان بھی علیحدہ بنایا جائیگا، اور ان کے لیے رحمت اور سلامتی کی دعاء بھی نہیں کی جائیگی، کیونکہ کافر کے لیے امن و سلامتی نہیں.
ہم یہ مت بھولیں کہ اگر ہم مومن اور غیر مومنوں میں سے نمازی مردوں کا سروے کریں تو چھ فیصد (6%) سے زیادہ نہیں ہو گا، اور خاص کر عورتیں تو اس سے بھی کم.
چنانچہ شریعت اسلامیہ کی اس سلسلہ میں کیا رائے ہے، اور تارک نماز کو سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جان بوجھ کر عمدا نماز ترک کرنے والا مسلمان اگر نماز کی فرضیت کا انکار نہ کرے تو اس کے حکم میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے.

بعض علماء اسے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں، اور وہ مرتد شمار ہو گا، اس سے تین یوم تك توبہ کرنے کا کہا جائیگا، اگر تو تین دنوں میں اس نے توبہ کر لی تو بہتر وگرنہ مرتد ہونے کی بنا پر اسے قتل کر دیا جائیگا، نہ تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی، اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائیگا، اور نہ زندہ اور مردہ حالت میں اس پر سلام کیا جائیگا، اور اس کی بخشش اور اس پر رحمت کی دعا بھی نہیں کی جائیگی نہ وہ خود وارث بن سکتا ہے، اور نہ ہی اس کے مال کا وارث بنا جائیگا، بلکہ اس کا مال مسلمانوں کے بیت المال میں رکھا جائیگا، چاہے بے نمازوں کی کثرت ہو یا قلت، حکم ایك ہی ہے ان کی قلت اور کثرت سے حکم میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی.

زیادہ صحیح اور راجح قول یہی ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہمارے اور ان کے درمیان عہد نماز ہے، چنانچہ جس نے بھی نماز ترک کی اس نے کفر کیا "

اسے امام احمد نے مسند احمد میں اور اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

" آدمی اور کفر و شرک کے درمیان نماز کا ترک کرنا ہے "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں اس موضوع کی دوسری احادیث کے ساتھ روایت کیا ہے.

اور جمہور علماء کرام کا کہنا ہے کہ اگر وہ نماز کی فرضیت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے اور دین اسلام سے مرتد ہے، اس کا حکم وہی ہے جو پہلے قول میں تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے.

لیکن اگر وہ اس کی فرضیت کا انکار نہیں کرتا بلکہ وہ سستی اور کاہلی کی بنا پر نماز ترک کرتا ہے تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ٹھہرے گا، لیکن دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو گا، اسے توبہ کرنے کے لیے تین دن کی مہلت دی جائیگی، اگر تو وہ توبہ کر لے الحمد للہ وگرنہ اسے بطور حد قبل کیا جائیگا کفر کی بنا پر نہیں.

تو اس بنا پر اسے غسل بھی دیا جائیگا، اور کفن بھی اور اس کی نماز جنازہ بھی پڑھائی جائیگی، اور اس کے لیے بخشش اور مغفرت و رحمت کی دعاء بھی کی جائیگی، اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن بھی کیا جائیگا، اور وہ وراث بھی بنے گا اور اس کی وراثت بھی تقسیم ہو گی، اجمالی طور پر اس پر زندگی اور موت دونوں صورتوں میں گنہگار مسلمان کا حکم جاری کیا جائیگا.